

## Chapter 32

## سورة السَّجْدہ

Unconditional total obedience

آیات 30

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

الرَّحْمٰنُ

1- یعنی اللہ یعنی علیم یعنی حکیم یعنی اللہ وہ جو لامحدود علم والا ہے اور درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے (یہ اس کا فرمان ہے کہ)!

تَنْزِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

2- یہ ضابطہ احکام و قوانین (قرآن) جس میں کوئی بات بھی شک و بے چینی پیدا کرنے والی نہیں ہے یہ اس (اللہ) کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس کے سارے جہان علم دینے والے ہیں اور وہ ان کی نشو و نما کرتے ہوئے انہیں ان کی منزل کی طرف لئے جا رہا ہے۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ اَفْتَرٰہُۢ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتَتْهُمْ مِنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ۝

3- (مگر مخالفین اُلجھن میں پڑے رہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے بھی کہ نہیں؟ اس لئے اللہ پوچھتا ہے کہ) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اس قرآن کو اس رسولؐ) نے خود گھڑ لیا ہے اور اسے اللہ سے منسوب کر دیا ہے؟ (نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ (انہیں آگاہی دے دو کہ) یہ تمہارے رب کی طرف سے ایسا سچ ہے جسے کبھی جھٹلایا نہیں جاسکے گا (حق)۔

(اور یہ اس لئے ہے) تاکہ تم اس قوم کو جس کی طرف تم سے پہلے غلط راستوں پر چلنے کے خوفناک نتائج کی آگاہی دینے والا نہیں آیا تم انہیں آگاہ کر دو کہ اللہ کے احکام و قوانین کو اختیار نہ کرنے کے تباہ کن نتائج نکل کر رہتے ہیں (اور یہ آگاہی اس لئے دو) تاکہ وہ درست و روشن راہ کے لئے رہنمائی حاصل کر لیں۔

اِنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلٰیٍّ وَلَا شَفِیْعٍ ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

4- (اور انہیں یہ بھی آگاہی دے دو کہ یہ اُس کی طرف سے ہے) جس اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسے وقت کے چھ مراحل میں درست توازن و تناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کر کے ضابطے و

قوانین رکھنے والی قوت پر اُٹل قائم کر دیا۔ (اس لئے تسلیم کر لو کہ جب ساری کائنات ہی اس کی محتاج ہے تو) تمہارے لئے اس کے علاوہ کوئی ولی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جو تمہارے ساتھ آکھڑا ہو (کہ تمہیں تمہارے غلط کاموں کی معافی دلا سکے)۔ لہذا، تم وہ آگاہی کیوں حاصل نہیں کرتے ہو (جو اس ضابطہ احکام قوانین میں دی گئی ہے)۔

يُذِیْرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرِجُ بِہِیْ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ اَلْفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعْدُوْنَ ۝۵

5- (اور اگر تم تحقیق کرو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ) آسمان سے لے کر زمین تک اللہ نے تمام احکام و قوانین معاملات کے انجام کے پیش نظر منظم کیے ہیں (یدبر)۔ لہذا، یہ (کائنات) مدارج طے کرتی ہوئی بلند ہوتے ہوئے آگے بڑھتی جا رہی ہے (یعرج)۔ اور اس کا ایک مرحلہ طے ہونے میں (یوم) تمہارے پیمانے کے مطابق ہزار سال گزر جاتے ہیں۔

(نوٹ: یہ آیت 32/5 بھی مزید سے مزید تحقیق طلب ہے۔ لیکن بظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کائنات بتدریج بلندی کی طرف بھی جا رہی ہے اور آگے ہی آگے بڑھتی بھی جا رہی ہے اور یہ ایک ہی جگہ ایک ہی مدار میں نہیں چل رہی۔ اس آیت میں لفظ یعرج اس حوالے سے بہت اہم ہے۔ یعرج کا مادہ (ع۔ ر۔ ج) ہے اور اس کا بنیادی مطلب ہے سیڑھی پر اوپر چڑھنا۔ اصل میں یہ مطلب کسی کے لنگڑا کر چلنے سے اخذ کیا گیا ہے کیونکہ وہ یوں لگتا ہے جیسے کوئی سیڑھی چڑھ رہا ہو اور اسی سے بلندی اور ارتقاء کے مطالب نکالے گئے ہیں۔ لہذا، ساری کائنات اور ایک ایک مرحلہ کو ہزار ہزار سال کی مدت میں طے کرتی ہوئی آگے بڑھتی ہوئی اپنی کسی تکمیل کی طرف جا رہی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ نے اپنے آپ کو آیت 70/3 میں ذی المعارج کہا گیا ہے یعنی سیڑھیوں والا اللہ یعنی وہ اللہ جو کائنات اور اس میں ہر شے کو بتدریج ان کی ارتقائی منازل طے کراتا ہے۔ اسی لئے اللہ نے آیت 11/56 میں اپنے آپ کو ”صراط مستقیم“ کہا ہے یعنی اللہ اپنے سلسلہ کائنات کو توازن و تناسب پر مبنی طریقہ کار پر آگے کو بڑھا رہا ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہے کہ کائنات کسی ساکن جامد پتھر کی طرح فضا و خلا کی وسعتوں میں پڑی ہے بلکہ یہ کہ اس میں حرکت ہے اور یہ آگے بڑھ رہی ہے یعنی یہ Dynamic ہے۔ اور اس کی حرکت خط مستقیم پر ہے یعنی Linear ہے مگر دوری یعنی cyclic نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ اوپر کو چڑھ رہی ہے یعنی اس میں ارتقاء بھی ہے یعنی ہر لمحہ آگے بڑھنے والی اور اوپر چڑھنے والی بلندیوں کی طرف جانے والی۔ چنانچہ انسان کے لئے بھی اللہ ذی المعارج ہے یعنی انسان جامد و ساکن رہنے کی بجائے ہر لمحہ آگے بڑھے بلندیوں کی طرف بڑھے تاکہ مدارج طے کرانے والا اللہ اسے بتدریج کمال کی طرف لے جائے۔ یہ ہے قرآن کی طرف سے کائنات اور انسان کے لئے آگاہی۔ مگر یہ مزید سے مزید تحقیق طلب ہے)۔

ذٰلِکَ عَلِیْمُ الْغِیْبِ وَالشَّہَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝۶

6- (چنانچہ وہ اللہ جس کے احکام پر ساری کائنات سرگرم عمل ہے) وہ غیب کا علم بھی رکھتا ہے اور جو کچھ ظاہر ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے کیونکہ وہ اپنی لامحدود قوتوں کی وجہ سے غالب ہے۔ (اسی لئے) وہ سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و

رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جاتا ہے۔

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۝

7- (لہذا) یہ وہی ہے جس نے ہر شے کی تخلیق میں حسن و توازن رکھا ہے اور اس نے انسان کی تخلیق کی ابتداء مٹی اور پانی ملے مادے (طین) سے کی۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝

8- پھر اس کی نسل ایسے مائع کے جوہر سے آگے چلائی (جو بے حساب صفتوں کے مالک انسان کے مقابل اگر دیکھا جائے تو) انتہائی حقیر (نظر آتا ہے اور جسے دیکھ کر کوئی کہہ نہیں سکتا کہ اس قدر دانش اور جذبول سے آراستہ انسان اس سے بن سکتا ہے)۔

(نوٹ: سلالۃ کا مادہ (س ل ل) ہے۔ اس کا بنیادی مطلب ہے کسی چیز کو نرمی اور سہولت کے ساتھ نکال لینا۔ وہ حصہ جو کسی شے سے بطور خلاصہ یا جوہر نکالا گیا ہو۔ اس لحاظ سے افزائش نسل کے لئے زراور مادہ کا ایک ساتھ ملا ہوا مادہ تولید یا زراور مادہ سے علیحدہ علیحدہ نکلنے والا مادہ تولید السلالۃ کہلاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہاں صرف زر کے نطفے کے لئے بات نہیں کی گئی)۔

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهِ ۚ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝

9- پھر اس کی جسمانی ساخت میں درست توازن و تناسب کا پیمانہ مقرر کر دیا تاکہ اس کے مطابق وہ اپنی انتہائی نشوونما کی طرف بڑھتا جائے (سوۃ) اور اس میں اپنی روح سے پھونک دیا۔ اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل و دماغ بنا دیے لیکن تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو یعنی اللہ کی احسان مندی کا اظہار کرنے کی خاطر اپنی کوششوں کے بھرپور نتائج حاصل کرنے کے لئے تم بہت ہی کم اپنی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہو۔

وَقَالُوا ءِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَائِ رَبِّهِمْ لَكِرُونَ ۝

10- (مگر سب کچھ دیکھنے اور سننے کے باوجود انسان کس قدر جہالت میں پڑے رہتے ہیں) اور کہتے ہیں کہ کیا جب (مر کر) ہم زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا پھر ہمیں نئے طور پر تخلیق کیا جائے گا؟ اصل یہ ہے (کہ اس قسم کے اعتراضات وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنے اعمال کی جوابدہی سے بچنا چاہتے ہیں۔ اس لئے) وہ اسے تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیتے ہیں کہ ان کی اپنے رب سے ملاقات ہوگی۔

قُلْ يَتُوبُ لَكُمْ مَلِكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝

11- (بہر حال) آگاہی دے دو! کہ جب تمہیں دی گئی عمر کی مہلت پوری ہو جائے گی تو موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا

ہے وہ زندگی پر پنی تمہاری نشوونما اور حرکات و سکنات روک کر رکھ دے گا (موت) اور پھر تم واپس اپنے نشوونما دینے والے کی طرف چلے آؤ گے۔

وَلَوْ تَرَىٰ اِذِ الْعَجْرُمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا ابْصُرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوقِنُونَ ﴿۱۲﴾

12- اور اگر تم (اس وقت) ان مجرموں کو دیکھو جب وہ اپنے نشوونما دینے والے کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے (اور کہہ رہے ہوں گے کہ) اے ہمارے رب! ہم نے سب کچھ دیکھ لیا ہے اور سن لیا ہے اور واقعی ہمیں یقین آ گیا ہے (کہ تو جو کچھ کہتا تھا وہ سچ ہے) اس لئے ہمیں (واپس دنیا میں) لوٹا دے تاکہ ہم ایسے کام کرتے رہیں جو سنورنے سنوارنے والے ہوں گے (اور اسی جدوجہد میں مصروف رہیں گے)۔

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدًى وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۳﴾

13- مگر (اللہ کا ارشاد ہوگا کہ) اگر ہم مناسب سمجھتے تو ہر ایک کی روشن و درست راہ کی طرف رہنمائی کر دیتے لیکن (اللہ) سلامتی کی راہوں کی اسے ہدایت دیتا ہے جو اس کی مرضی کے تابع ہو جائے، 16/5 اور جو اللہ کی آیات کو تسلیم ہی نہیں کرتے تو اللہ انہیں ہدایت نہیں دیتا، 16/104 نتیجہ یہ ہے کہ) ہماری طرف سے یہ بات سچ ہو کر رہنے والی ہے کہ ہم ضرور تمام (ایسے منکر) جنوں اور انسانوں سے جہنم کو بھر دیں گے۔

فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا اِنَّا نَسِينَكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾

14- تب (ان سے کہا جائے گا کہ اب) تم چھوڑو کیونکہ تم نے (اس سچائی کو) فراموش کر رکھا تھا کہ اس دن تمہیں ہمارا سامنا کرنا پڑے گا (اور تم بے فکر ہو کر ہمارے احکام و قوانین کی خلاف ورزی اور سرکشی کرتے چلے جاتے تھے۔ چنانچہ تمہارے اس رویے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ) اب ہم نے بھی تمہیں فراموش کر دیا ہے (یعنی ہماری جانب سے تمہیں کوئی حفاظت میسر نہیں آئے گی)۔ لہذا، جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس کے بدلے میں تم پر ایسا عذاب طاری کر دیا گیا ہے جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ اِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۱۵﴾

15- پس ہماری سچائیوں اور احکام و قوانین کو وہی تسلیم کرتے ہیں کہ جب انہیں ان کی آگاہی دی جاتی ہے (تو وہ بہروں اور اندھوں کی طرح انہیں تسلیم نہیں کرتے، 73/25 بلکہ ان پر غور و فکر کرنے کے بعد) ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں (سجدا)۔ اور پھر اپنے رب کی لاحدود عظمتوں کا اعتراف و ستائش و تحسین کرتے ہوئے ان کو عملی شکل دینے کے لئے

سرگرم عمل رہتے ہیں اور (اسی لئے) وہ تکبر نہیں کرتے (کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ تکبر صرف اللہ کو زیب دیتا ہے)۔  
تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنفِقُونَ ۝

16- (ان کی مسلسل جدوجہد اور پیہم کوششوں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ) ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں (یعنی وہ سوئے نہیں رہتے بلکہ کم آرام کرتے ہیں اور اس کامیابی کے لئے) وہ اپنے رب سے خوف اور امید سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں اور جو کچھ زندگی کی نشوونما کا سامان ہم نے انہیں عطا کیا ہوتا ہے وہ اسے (حقیقی ضرورت مندوں کی نشوونما کے لئے) کھلا رکھتے ہیں۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ۚ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

17- بہر حال (ان کی جدوجہد اور کوششوں کے نتائج تو اسی دنیا میں سامنے آ جاتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد کی زندگی میں) جو کچھ انہیں ان کے اعمال کے بدلے میں ملنے والا ہے (اس کا نظارہ آج کوئی شخص نہیں کر سکتا) کیونکہ آنکھوں کی ٹھنڈک کے اس (سامان) کے بارے میں کوئی نہیں جانتا (کہ وہ کیسا ہے اور کیا ہے)۔

۱۱:۳۱ اَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوُونَ ۝

18- (ان حقائق پر غور کرنے کے بعد بتاؤ کہ) بھلا کیا وہ شخص جو صاحبِ ایمان ہو وہ اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے قوانین کی نشوونما دینے والی حفاظت کی حدوں سے نکل چکا ہو۔ (یقیناً) وہ برابر نہیں ہو سکتے۔

۱۱:۳۲ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنَّٰتُ الْاٰلٰوٰی ۙ نَزْلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

19- بہر حال، رہے (ان میں سے) وہ لوگ جو اہل ایمان ہیں اور سنوارنے سنوارنے کے کام کرنے والے ہیں تو ان کے رہنے کے لئے جنتیں ہیں جہاں ان کی مہمان نوازی ہوتی رہے گی ان اعمال (کے بدلے میں) جو وہ کرتے رہے۔

۱۱:۳۳ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَا لَهُمْ النَّارُ ۚ كُلُّهُمْ اَرَادُوْا اَنْ يُخْرِجُوْا مِنْهَا اَعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَكْذِبُوْنَ ۝

20- اور (ان کے برعکس) وہ لوگ جو اللہ کی حفاظت دینے والی حدوں سے نکل گئے تو ان کے رہنے کے لئے آگ کا ٹھکانہ ہے او وہ جب بھی اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو وہ اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ اب چکھو آگ کے عذاب کا مزہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے (اور کہا کرتے تھے کہ یہ صرف دھمکی ہے)۔

۱۱:۳۴ وَلَنْذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی ۙ دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ ۚ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

21- لیکن یہ بھی ہے کہ ہم ان پر ایک بڑا عذاب طاری کرنے سے پہلے چھوٹے چھوٹے کچھ عذاب طاری کریں گے تا

کہ ہو سکتا ہے وہ (عبرت حاصل کر کے صحیح راستے) کی طرف لوٹ آئیں۔

۱۱ع وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَكَرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۚ اِنَّا مِنَ الْجَرِمِیْنَ مُنتَقِمُونَ ۝

22- اور (اب اے نوعِ انساں تم خود ہی سوچو کہ) ایسے شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے جسے اس کے رب کی سچائیوں و احکام و قوانین کی آگاہی دی جائے مگر وہ بجائے (ان پر غور و خوض کرنے اور انہیں تسلیم کرنے کے) ان سے منہ پھیر لے۔ لہذا، یقین رکھو کہ ہم بھی ایسے مجرموں سے انتقام لے کر رہیں گے۔

وَلَقَدْ اَتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ ۝

23- اور بلاشبہ (ہم رسولوں پر نازل کردہ آگاہی کے حوالے سے تمہیں آگاہ کرتے رہے ہیں کہ) ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی جس کے ملنے کے بارے میں تم کسی شک میں مبتلا نہ ہو جانا (کہ وہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھی یا نہیں) کیونکہ ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ایسی رہنمائی بنا دیا تھا جس کی روشنی میں وہ درست راستے پر رہ سکتے تھے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اٰیۃً یَّهْدُوْنَ یَاْمُرُنَا لَهَا صَبْرًا ۚ وَكَانُوا بِاٰیٰتِنَا یُوقِنُوْنَ ۝

24- اور ہم نے ان میں سے ہی ایسے امام یعنی ایسے رہنما بنا دیے تھے جو ہمارے احکام کے مطابق ہی رہنمائی کرتے تھے۔ اور جب (انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا) تو وہ ڈٹے رہتے تھے کیونکہ وہ ہماری آیات پر پورا پورا یقین رکھتے تھے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْۤمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝

25- (لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کے بعد وہ یعنی بنی اسرائیل فرقوں میں بٹ گئے اور اختلافات پیدا کرنا شروع کر دیے تو ان سے امامت چھین گئی اور ان پر عذاب طاری ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تو اس پر اختیار رکھتا ہے کہ تم پر فرقوں کا عذاب مسلط کر کے تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھا دے، 6/65- لہذا) اس میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں کہ تمہارا رب قیامت کے دن ان لوگوں کے درمیان ہر اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس پر وہ اختلاف کیا کرتے تھے (اور فرقوں میں بٹ چکے تھے لیکن تم سوچو کہ اختلافات کرنے اور فرقوں میں بٹ جانے کا انہیں کیا نتیجہ ملا)۔

اَوْ لَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ مِنَ الْقُرُوْنِ یَسْۤخَرُوْنَ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ۚ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ۝

26- لیکن کیا (اس آگاہی کے باوجود) انہیں ہدایت حاصل نہیں ہوتی کہ ہم نے اس سے پہلے کتنی ہی قوموں کو تباہ و برباد

کر دیا تھا۔ اور تم ان کے رہنے سہنے کے مقامات (جواب کھنڈرات میں ہیں) چلتے پھرتے بھی رہتے ہو۔ (لہذا، انہیں غور سے دیکھا کرو) کیونکہ ان میں واقعی ایسے ایسے نشانات ہیں (جو تمہیں سبق آموز آگاہی دے سکتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود) کیا تم (ہمارا پیغام) سنتے نہیں ہو (اور بے خبری کی زندگی گزارتے چلے جاتے ہو)۔

اَوْ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَتَخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهٗ اَنْعَامُهُمْ وَانْفُسُهُمْ ۚ اَفَلَا يَبْصُرُوْنَ ﴿٢٧﴾

27- بہر حال (غلط راستوں پر چلنے والوں کا انجام تو ان کے سامنے ہے لیکن جو سنورنا چاہتے ہیں تو) کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں کہ جب ہم خشک زمین کی طرف (بشرطیکہ اس میں سنور نے کی صلاحیت ہو) پانی رواں کر دیتے ہیں تو پھر اس میں ایسی ہری بھری کھیتی اُگ آتی ہے جسے یہ خود بھی اور ان کے جانور بھی کھاتے ہیں۔ تو کیا یہ اس سے بھی اتنی بصیرت حاصل نہیں کر سکتے (یعنی اللہ کی ہدایت خشک زمین کی طرف پانی کی مانند ہے جو یہ ہدایت اختیار کر لیتا ہے تو وہ اپنے لئے بھی اور انسانیت کے لئے بھی باعثِ رحمت ثابت ہوتا ہے)۔

وَيَقُولُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

28- لیکن (یہ لوگ ان میں سے کسی بات پر بھی دھیان نہیں دیتے اور ان کی حالت یہ ہے کہ) وہ کہتے ہیں (کہ جس عذاب سے ہمیں ڈرایا جاتا ہے اور اس کی مسلسل دھمکی دی جاتی ہے تو) اگر تم سچے ہو تو اس کا فیصلے کب ہوگا (اور تم اس عذاب کو ہم پر لے کیوں نہیں آتے)۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

29- (مگر اے رسول! انہیں) آگاہی دے دو! کہ وہ لوگ جو کافر ہیں یعنی وہ لوگ جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں و احکام و قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے، تو جب فیصلے کا دن طاری ہوگا (تو اس دن) اگر وہ انہیں تسلیم بھی کر لیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی (کہ وہ ایمان لا کر اچھے کام کر سکیں)۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرِ اِنَّهُمْ مُّنتٰظَرُوْنَ ﴿٣٠﴾

30- لہذا (ایسے لوگوں کے لئے فکر مند ہونے کی بجائے اب) تم ان سے منہ پھیر لو اور تم انتظار کرو کیونکہ بلاشبہ یہ بھی منتظر ہیں (مگر جب وہ وقت طاری ہوگا تو انہیں خود ہی علم ہو جائے گا کہ وہ کس قدر کفر میں مبتلا تھے)۔